کشمیر کی بیٹی اِندرا گاندھی

شردھانجلی

سروانند کول پریمی کاشمیری

With Best Compliments From

RAJINDER PREMI
13/497, Lodhi Colony
New Delhi-110003

کشمیر کی بیٹی اِندرا گاندھی

شردھانجلی

سروانند کول پریمی کاشمیری

اِندراجی کی دوسری برسی پر

نذرانۂ عقیدت

پریمی

۳۱؍ اکتوبر ۱۹۸۶ء

(طابع: فائن پریس جامع مسجد دہلی ۶)

دو لفظ

اِندرا جی کی بے وقت موت پر میں نے کشمیری میں ایک طویل نظم "شردھانجلی" قلمبند کی۔ اِسی نظم کا یہ اُردو میں آزاد ترجمہ اندرا جی کے بہت سے عقیدت مندوں کے اصرار پر آپ کے سامنے پیش کرنے کی مجھے ہمّت ہو رہی ہے۔

اِس عظیم صدمے کے دنوں میں مَیں نے ہندی، انگریزی اور اُردو میں بھی الگ سے نظمیں لکھی ہیں۔ کچھ چھپ گئیں اور کچھ چھپنے جا رہی ہیں۔ یہ میری حقیر سی بھینٹ ہے۔

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

اندرا جی کے چرنوں میں

پریمی

یکم نومبر ۱۹۸۴ء

پریم آشرم

ڈاک خانہ صوف شالی (کوکرناگ) کشمیر

نہرو خاندان اور اِندرا جی

(مختصر خاکہ)

۱۷۵۷ء کے لگ بھگ مغل بادشاہ فرخ سیر کی دعوت پر پنڈت راج کول دہلی آگیا اور دہلی میں نہر کے کنارے قیام پذیر ہوا۔ راج کول کشمیری پنڈت تھا اور دتا تریہ کول خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ نہر کے کنارے رہنے پر کول نہرو کہلانے لگے۔ پھر صرف نہرو ہو گئے۔

۱۸۵۰ء = راج کول کے خاندان سے لکشمی نرائن کول بہادر شاہ ظفر کی عدالت میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے نمائندہ بنا۔

۱۸۵۷ء = لکشمی نارائن کا بیٹا گنگا دھر دہلی سے آگرہ بھاگ گیا۔ اس وجہ کی بنا پر کہ وہ بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں کے خلاف مدد دیتا ہے۔

۱۸۶۱ء = ۶ رمئی کو گنگا دھر کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا۔ نام رکھا گیا موتی لال نہرو۔

۱۸۸۹ء = ۱۴ رنومبر کو جواہر لال نہرو کا جنم ہوا۔

۱۹۱۶ء = ۸ رفروری کو جواہر لال کی شادی کملا نہرو سے ہوئی۔ کملا کا

خاندان بھی کشمیری پنڈت تھا۔

۱۹۱۷ء = ۱۹؍نومبر کو اندراجی کا جنم ہوا۔

۱۹۳۶ء = ۲۸؍فروری کو اندراجی کی ماں کملا یورپ کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئیں

۱۹۴۲ء = ۱۶؍مارچ کو اندراجی کی شادی فیروز گاندھی ایک پارسی لڑکے سے ویدک (ہندو) رسم کے مطابق ہوئی۔

۱۹۴۴ء = ۲۰؍اگست کو اندرا کا پہلا بیٹا راجیو (بھارت کے موجودہ وزیراعظم) پیدا ہوئے۔

۱۹۴۶ء = ۱۴؍دسمبر کو اندرا کا دوسرا بیٹا سنجے پیدا ہوا۔

۱۹۶۰ء = ۸؍ستمبر کو اندراجی کے خاوند فیروز گاندھی کا انتقال ہو گیا۔

۱۹۶۴ء = شاستری کیبنٹ میں ۲؍جون کو اندراجی شامل ہوئیں۔

۱۹۶۶ء = ۲۲؍جنوری کو اندراجی نے پہلی بار وزیراعظم بھارت کی حیثیت سے حلف اُٹھایا۔

۱۹۷۷ء = اندراجی لوک سبھا چناؤ میں ہار گئیں۔

۱۹۸۰ء = اندراجی دوبارہ وزیرِاعظم کے عہدہ پر جلوہ افروز ہوئیں۔

۱۹۸۴ء = ۳۱؍اکتوبر کو صبح سوا نو بجے کے وقت اپنے ہی دو محافظوں کے ہاتھوں بے دردی سے گولیوں کا نشانہ بن گئیں۔

راجیو گاندھی نے وزیراعظم کا عہدہ سنبھالا۔

شردھانجلی

موت سے تیری یہ دیش زندہ تو ہے
نام سے تیرے یہ قوم تابندہ تو ہے
تم یتیموں بے کسوں کی دردمند
بے بسوں اور بے نواؤں کو پیار
تم جو تھیں راجیو کی ماں سچ تو ہے
مامتا سے نور تھی ماں سچ تو ہے
تم کروڑوں کی ممی تھی سچ تو ہے
اور بس تیرے لئے سب کچھ سہا
کیا کہیں، کتنا کہیں، کیا کیا کہیں
ہے زباں آخر کہاں جو گن گنائے

راہ چلتے، بھوک مارے نام لیں
گیت گائیں بس ترے ہی کام کے
کون ہے جس کی نہیں پُرنم یہ آنکھ
کون ہے جو ہے نہیں آج اشکبار
شرق سے تا غرب یہ اک گُونج ہے
اور اُتّر سے دکھن یہ گرجنا
ہائے اندرا! ہائے اندرا! ہے کہاں؟
اور میری تیری اندرا ہے کہاں؟
کیا چلی یہ کام ادھورا چھوڑ کر؟
یہ لگا جو داغ آخر کیوں چلی؟
کام کرتے تھک گئی کیا اندِرا؟
بوجھ کیا اِتنا پڑا، وہ جو رُکی؟
کام وہ انجام دیئے جو کام تھے
بوجھ ڈھوئے اندِرا نے دیش کے

جب کبھی کوئی کٹھِن آئی گھڑی
دیش کی خاطر وہ سِینہ تان کر
جب کبھی دشمن بڑھا یہ وار پر
رُوپ دُرگا کا بنی آگے بڑھی
اپنے جیون کی نہ کی پروا کبھی
بھاؤنا اُس کی رہی درڑھ ایک سی
صاف شُدھ نِرمل جو جیون تھا اُسے
پیار کی دُنیا بسے، جیون اُسے
دشمنوں سے پیار کا ویوہار تھا
دشمنوں کی دُشمنی سے پیار تھا
آدِ سے اُس نے محبّت باندھ کر
اور لوگوں کے بھرے رِستے زخم
ماں سے محروم تھی، وہ ماں بنی
دیش کے لاکھوں کروڑوں کی ممی

کون تھا بے انت؟ جو حیواں بنا
کون تھا ستونت؟ جو تھا گھات میں
بے حیا، وہ بے شرم وہ کردارِ بد
دیش دروہی، آستیں کے سانپ وہ
کِس طرح ماں نے اُنھیں پالا، پلا
اور برسوں دودھ دے کر مامتا
پیار سے ماں نے پلایا جو دودھ تھا
کیا سمِ قاتل بنا، افسوس ہے
گو اکیلی اِندرا آخر چلی
آتما اُس کی ہمارے ساتھ ہے
رُوپ اُس کا ہے چراغِ پُر ضیا
ہر لفظ ہے ہر لمحہ رہبر بنا
ایک سچّی طاقتِ پرواز ہے
اور عقیدت اُس کی بس پُرناز ہے

موتی سے نکلے جواہر درخشاں
اور بن کر درخشندہ وہ ضَوفشاں
روشنی مینار بن کر اِندُو جو
بے جنم گھر ہیں جواہر لال کے
اِک کِرن جو لی نئے آغوش میں
بس تِروینی نے اُسے اِک پیار سے
ساری دُنیا کو مُعطّر کر دیا
اور اپنے پیار سے جگ بھر دیا
ایک دنیا دوڑ کر آگے بڑھی
اور ہمارے دیش کے چرنوں پڑی
تھا اکھنڈ، دُشمنوں نے وار کر
بے صبر تھا دیش، اِک یلغار تھا

شیرنی بن گرج کر آگے بڑھی
اور کروڑوں ہندیوں کی آشا بن
ایک بن آواز ہر اِک جاگ کر
ویر سنتانوں میں نئی طاقت جگی
اور دُشمن دُم دبائے بھاگ کر
بے شرم ہمسائیگی کو بھول کر
ایک آشا ایک شکتی اِندرا
اور بس اِک دیش بھگتی اِندرا
کامیابی ، کامرانی ، اِندرا
دیش کی اِک نوجوانی اِندرا
آس اُن کی جو دلت بچھڑے ہوئے
بے کسوں بے آسروں کی اِک اُمید

دلِت مزدُور اور کاریگر کی وہ
وہ اچھُوتوں بے بسوں کی دَردمند
ایکتا اور بھائی چارے کا پیام
ساری دُنیا کو دیا اِس نے پیام
سربراہ اپنے مصمّم عزم سے
غیر جانبدار مُلکوں کی بَنی
کون ہے جو تھا نہیں اُس کا مداح
کون ہے جو تھا نہیں اُس کا شفیق
آج سارا دیش ماتم زار ہے
آج سارا دیش آہ و زار ہے
چاند نے جیسے چھُپائی چاندنی
اور سُورج بادلوں میں ڈھک گیا

آج پریمی آہ! اشکبار ہے
چھوڑ کر آخر چلی ماں آج ہی
کِس طرح ماں تھی اُسے کملا ممی
لاڈ سے اور پیار سے وہ پالتی
وہ چلی اِندرا اکیلی چھوڑ کر
اور بچپن میں یہ ناطہ توڑ کر
پھر جواہر نے اُسے خود پیار سے
اِندرا پر یہ درشنی کو پال کر
جیل سے خط بھیج کر تعلیم دی
اور کُندن اندِرا کو وہ بنا
اندرا اِک آن سے اِک بان سے
نِکلی اُبھرتی اور نِکھرتی شان سے

اندِرا نے سَاری دُنیا کو دکھا
اِک نیا ہی سُرخ گلاب وہ چمک
تا قیامت اندرا وہ زندہ ہے
جب تلک گنگ و جمن و یتھ ہے رواں
روشنی مینار ہے وہ اِندرا
اِندرا ، اِندُو ، ممی ، ماتا وہی
اُس نے ہی راکیش کو انترکش میں
بھیج کر روشن کیا اِس دیش کو
آریا بھٹ کا ہوا نرمان جب
ساری دنیا ہو گئی حیران تب
بھائی چارے ، ایکتا کا درس دے
اُس نے بھارت کو بنایا ہے اکھنڈ

سارے دھرموں کی تھی وہ اِک قدرداں
سارے فرقوں اور متّوں کو ایک جاں
دیش میں کوئی یہاں ہو غیر کیوں
آپسی راہ و رَسم اور میل جول
دیش کی خاطر نچھاور اپنی جان
ہم کریں بس اِک محبّت کی قسم
بس یہی اُپدیش وہ دیتی رہی
اور یہی آدیش وہ دیتی رہی
دیش کی ویدی پہ ہو قُربان وہ
دیش بھگتی کے لئے بَلِدان وہ
آج ہم یہ پرن کریں شَردھانجلی
جو مِلا اُپدیش اُس پر باعمل

آؤ بھارت کی کریں جی جان سے
خدمتِ بے لوث اپنی آن سے
اور عالم میں بڑھائیں نام ہم
دیش کا ہو بول بالا پھر نیا
یہ وطن رنگین پھولوں سے سجا
پھر مہک اُٹھے یہ عالم میں نیا
اے خُدا، راجیو کو عُمرِ طویل
بخش دے اور نام ہو روشن اُسے
پیار اُس کا، اور ہمارا ساتھ ہو
پریمی یہ نذرِ عقیدت، بات ہو

(کتبہ: گوشۂ کتابت ۴۶۵۔ ٹیامحل، دہلی)

With Best Compliments From

RAJINDER PREMI
13/497, Lodhi Colony
New Delhi-110003